بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت

بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ردسمبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں مَیں حضرت ہلال بن امیہ کا ذکر کر رہا تھا۔ حضرت ہلال ان تین پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے سے واپسی پر ان لوگوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کچھ سزا دی جس پر یہ تینوں بڑے بے چین تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے استغفار اور توبہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان تین صحابہ کی گریہ وزاری جن میں حضرت ہلال بھی شامل تھے اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوئی اور ان کی معافی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا: اس تسلسل میں کچھ اور باتیں ہیں جو میں اس وقت پیش کروں گا۔

وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جانے کو ترجیح دے رہے تھے ان میں ایک شخص جدّ بن قیس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم رومیوں سے جنگ کے لئے ہمارے ساتھ نہیں چلو گے؟ اس نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ عورتوں کی وجہ سے فتنہ میں پڑ سکتا ہے، عورتیں ہیں، گھریلو ذمہ داریاں ہیں، بعض مسائل ہیں اس لئے اسے آزمائش میں نہ ڈالا جائے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا اور اسے اجازت دے دی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّیۡ وَلَا تَفۡتِنِّیۡ ؕ اَلَا فِی الۡفِتۡنَۃِ سَقَطُوۡا ؕ وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌۢ بِالۡکٰفِرِیۡنَ اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ خبردار وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیر لینے والی ہے۔ مدینہ میں شام کی سمت ابوالہیثم بن تیہان کا ایک کنواں تھا۔ اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پانی کو پیا اور پسند فرمایا۔ اس یہودی کا گھر منافقوں کا گڑھ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ منافقین وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ لوگوں کو غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے سے روک رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر کو فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر ان باتوں کے بارے میں پوچھو جو انہوں نے کہی ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو انہیں بتا دینا کہ تم نے یہ یہ کہا ہے مجھے خبر پہنچی ہے۔ جب حضرت عمار وہاں پہنچے اور انہوں نے وہ سب کہا تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر معذرت کرنے لگے۔

تو بہرحال یہ حالات تھے۔ اس وقت جانے سے پہلے منصوبے بن رہے تھے کہ نہ جایا جائے۔ منافقین ان میں شامل تھے یہودی ان کو ابھار رہے تھے کچھ ویسے بہانے بناتے رہے اور کچھ نے بعد میں بہانے بنائے۔ یعنی واپسی پر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہانے بنائے۔ بہر حال آپ نے ان کا معاملہ اللہ پہ چھوڑا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا کرتے چنانچہ جب آپ تبوک سے واپس تشریف لائے تو مدینہ میں چاشت کے وقت داخل ہوئے اور پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ لوگوں کے لئے مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت وہ لوگ بھی آپ سے ملنے کے لئے آئے جو عمداً پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ آپ کے سامنے اپنا کوئی نہ کوئی عذر پیش کرتے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اسّی کے قریب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ظاہری بیانات کو قبول فرماتے اور ان سے درگذر فرماتے رہے اور ان کی بیعت بھی لیتے رہے اور ان کے لئے استغفار بھی کرتے رہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے تفصیلی ذکر ہو چکا ہے حضرت ہلال بن امیہ حضرت مرارۃ بن ربیع اور حضرت کعب بن مالک نے کوئی جھوٹا عذر نہیں کیا اور اس کی وجہ سے کچھ عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو برداشت کیا۔ بڑے روتے رہے گڑگڑاتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی توبہ قبول کرنے کا اعلان بھی فرما دیا۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت مرارۃ بن ربیع عامری ہیں۔ حضرت مرارۃ بن ربیع عامری کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت مرارۃ کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بخاری اور صحابہ کے حالات پر مشتمل کتب میں ان کا غزوہ بدر میں شامل ہونے کا تذکرۃ ملتا ہے۔ یہ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے حضرت مرارۃ کا علیحدہ کوئی بیان نہیں ہے حضرت کعب بن مالک کا ہی تفصیلی بیان ہے جو حضرت ہلال بن امیہ کے تعلق میں گذشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عتبہ بن غزوان ہے۔ حضرت عتبہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ان افراد میں سے ساتواں تھا جو سب سے پہلے اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ ابن اسیر کے مطابق حضرت عتبہ نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ جب وہ حبشہ سے مکہ واپس آئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں ہی مقیم تھے حضرت عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقیم رہے یہانتک کہ انہوں نے حضرت مقداد کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

جہاد بالسیف کی اجازت میں پہلی قرآنی آیت بارہ صفر 2 ہجری کو نازل ہوئی۔ تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تدابیر اختیار کیں جو آپ کی اعلیٰ سیاسی قابلیت اور جنگی دوربینی کی ایک دلیل ہے اور وہ تدابیر یہ تھیں

پہلی یہ کہ آپ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کئے تا کہ مدینہ کے اردگرد کا علاقہ خطرہ سے محفوظ ہو جائے۔

دوسرا قدم آپ نے یہ اٹھایا کہ آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینہ کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع کیں تا کہ آپ کو قریش اور ان کے حلیفوں کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں اور اس طرح مدینہ اچانک حملوں کے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔

تیسرا یہ کہ ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعہ سے مکہ اور اس کے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آ ملنے کا موقع مل جائے اور ایسے لوگوں کو ظالم قوم سے چھٹکارا پانے کا موقع مل جاوے۔ یعنی ایسے لوگ قریش کے قافلوں کے ساتھ مل کر مدینہ کے قریب پہنچ جائیں اور پھر مسلمانوں کے دستے کی طرف بھاگ کر مسلمانوں میں آملیں۔

چوتھی تدبیر آپ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکہ سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے کیونکہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ لگاتے جاتے تھے۔

دوسرے یہ کہ یہ قافلے ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کے قافلوں کا مدینہ سے اس قدر قریب ہو کر گزرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں تھا۔ اور تیسری بات یہ کہ قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اور ان حالات میں قریش کو زیر کرنے اور ان کو ان کی ظالمانہ کارروائیوں سے روکنے اور صلح پر مجبور کرنے کا یہ سب سے زیادہ یقینی اور سریع الاثر ذریعہ تھا کہ ان کی تجارت کا راستہ بند کر دیا جاوے۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جن باتوں نے بالآخر قریش کو صلح کی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا ان میں ان کے تجارتی قافلوں کی روک تھام کا بہت بڑا دخل تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عتبہ بن غزوان کی مدینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ اس طرح ہے کہ ماہ ربیع الاول دو ہجری کے شروع میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عبید بن الحارث مطلبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ ثنیۃ المرأۃ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ قریش کے دو سو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ فریقین کا ایک دوسرے سے مقابلہ ہوا لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک مخفی ہوگی ان کے مقابلہ سے پیچھے ہٹ گیا مشرکین کے لشکر میں سے دو شخص مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان، مسلمانوں کے ساتھ آملے کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے مگر بوجہ اپنی کمزوری کے قریش سے ڈرتے ہوئے ہجرت نہیں کر سکتے تھے۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ مسلمانوں کو چوکس پا کر اور اپنے آدمیوں میں سے بعض کو مسلمانوں کی طرف جاتا دیکھ کر کفار کو لڑائی کی ہمت نہیں ہوئی۔

حضرت عتبہ بن غزوان اور ان کے آزاد کردہ غلام خباب نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو قبا یہ بھی ایک روایت آتی ہے طبقات الکبریٰ میں تو قبا کے مقام پر انہوں نے حضرت عبداللہ بن سلمٰی عجلانی کے ہاں قیام کیا اور جب حضرت عتبہ مدینہ پہنچے تو انہوں نے حضرت عباد بن بشر کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتبہ بن غزوان اور حضرت ابودجانہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا حضرت عتبہ بن غزوان کے حوالے سے کچھ اور بھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا آئندہ ذکر کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ ہم نے شروع کی ہے۔ الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18 رجون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا پھر حضرت مصلح موعود کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع

ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ انشاء اللہ جمعہ کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: دو مرحومین ہیں جن کے مَیں جنازے پڑھاؤں گا انشاء اللہ۔ ان میں سے پہلا ہے مکرمہ سیدۃ تنویر الاسلام صاحبہ کا جو مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 7 دسمبر کو 91 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے والد کا نام میر عبدالسلام تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ اور مخلص صحابی حضرت میر حسام الدین صاحب کی پڑپوتی تھیں حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی پوتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ 1928ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔ جنوری 1948ء میں ان کی شادی مرزا حفیظ احمد صاحب سے ہوئی اور اس طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بہو بنیں۔ ان کو تقریباً 1956ء سے لے کر 2008ء تک مختلف اوقات میں تقریباً اڑتالیس سال مرکزی لجنہ کی سیکرٹری نمائش کے طور پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ان کا بہت پیار کا تعلق تھا تہجد کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔ ان کی ملازمہ نے بتایا کہ جس رات ان کی وفات ہوئی ہے اس رات بھی تین بجے کے قریب تہجد ادا کی اور پھر سو گئیں اور اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور رحم فرمائے درجات بلند کرے۔

دوسرا ذکر ہے مرحومہ سسٹر حاجہ شکورہ نوریہ صاحبہ کا امریکہ کی ہیں جو یکم دسمبر کو وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1927ء میں پیدا ہوئی تھیں ابتدائی زمانہ واشنگٹن ڈی سی میں گزارا۔ 1979ء میں آپ نے خواب میں قرآن کریم کا ایک نسخہ اور کلمہ شہادت کو دیکھا۔ اس کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ اسلام اور احمدیت ہی حقیقی مذہب ہے چنانچہ آپ نے بیعت کر لی۔ آپ کو خلافت کا بے حد احترام تھا اور بڑی گہری وابستگی تھی۔ نماز باجماعت کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور اللہ تعالیٰ ایسے خدمت کے جذبہ سے معمور اور اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے اور لوگ بھی جماعت کو عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 13th - November - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB